بسم اللہ الرحمن الرحیم

# بریانی اچھی بناتی تھی

**پیشکش: صدائے قلب**

06 جولائی 2019ء

مُنو کی بیوی میں ہر عیب تھا بس ایک خوبی تھی کہ وہ بریانی اچھا بناتی تھی۔ سسرال والے اس عورت کی گھر گرستی صحیح نہ ہونے پر اس پر سخت نالاں تھے کہ نہ سلائی کڑہائی کا سلیقہ، نہ بچوں کی صحیح پرورش، نہ ان کو کھانا دینا، نہ کوئی اور سکون، سسرال کے نام پر لوگوں سے قرض لے کر پورے سسرال کو مقروض سے مقروض تر کر دیا تھا اور ان قرض کے پیسوں کو بھی وہ اپنے سسرال پر خرچ نہیں بلکہ خفیہ جمع کرتی رہی، محلے کا مولوی بھی اس کی زبان درازی اور دینی معاملات میں طعن و تشنیع سے تنگ تھا، جن لوگوں کی مُنو سے دشمنی تھی اس کی بیوی کے ان لوگوں کے ساتھ اچھے مراسم تھے۔ ہر کوئی منو کو اس کی بیوی کی کرتوتیں سناتا تھا، پر منو کے کان پر جوں نہیں رینگتی تھی، وہ ساری باتیں سننے کے بعد آخر میں یہی کہتا تھا کہ جو تم کہہ رہے وہ سب ٹھیک ہے پر جو بھی ہے "بریانی اچھا بناتی ہے" کیونکہ منو کے دماغ میں یہ بات گھس چکی تھی کہ گھر گرستی کا سارا دارومدار اچھی بریانی بنانے پر ہے۔

ایک دن منو کی بیوی بے وفائی کا عملی مظاہرہ کرتے ہوئے سب سسرال والوں کو سخت مقروض کر کے ،بچوں کا مستقبل تباہ کر کے اور سارا گھر برباد کر کے گھر سے بھاگ گئی اور جو دولت اس نے لوگوں سے سسرال کے نام پر قرض لے کر اکٹھی کی تھی اس دولت پر عیش کرنے لگ گئی۔

اس سب کے باوجود جب منو کے سامنے کی اس کی بیوی کے عیب بیان ہوتے اور ہر کوئی اس کے ہاتھوں روتا تو منو کا یہی قول ہوتا کہ موجودہ عورتوں میں سے میری بیوی بریانی اچھا بناتی تھی۔ لوگ منو کو طعن کرتے اور اس کی عقل پر حیران ہوتے کہ کیا ایک عورت کے اچھے ہونے کا دارومدار فقط اچھی بریانی بنانے پر ہے۔ منو جاہل نہ تھا، ایک پڑھا لکھا ذی شعور انسان تھا، پر اس مسئلہ میں نکما ثابت ہوا۔

قارئین محترم! یہ منو اور اسکی بیوی والا حال ہمارے ملکِ پاکستان کے سیاسی لیڈر اور ان کے ووٹروں کا ہے۔ یہ نالائق لیڈر، بے دین، غدار، عیاش، کفار نواز، ملک کو لوٹ کر کفار سے قرض لے کر اپنے غیر ملکی بینک اکاؤنٹوں میں رکھ کر عوام کا کونڈا کر کے آرام سے باہر کے ملک بھاگ کر لوٹی دولت پر عیاشی کرتے ہیں اور ہماری بھولی عوام سب کچھ ثابت ہونے کے باوجود منو کی طرح یہ کہہ رہی ہوتی ہے "جیسا بھی تھا سڑکیں اور پل بناتا تھا" کوئی کہتا ہے "یار کھاتا تھا تو کچھ ملک پر لگاتا بھی تو تھا۔" ان لیڈروں کے اکاونٹ میں اربوں روپے ملنا ثابت ہونا، ملک سے غداری کرنا، ناموس رسالت اور ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالنا، سب کے سامنے عیاں ہوتا ہے لیکن ہماری عوام پھر بھی اس کے کالے کرتوتوں پر

فضول تاویلات کر رہی ہوتی ہے اور ان کی اندھی محبت اُسی طرح ان غدار لیڈروں کے ساتھ وابستہ ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ لیڈر بار بار برسر اقتدار آکر عوام کا مزید استیصال کرتے ہیں، ملک میں بے حیائی و بے دینی کو فروغ دیتے ہیں اور چند دین فروش اینکروں کو خرید کر اپنے حق اور دوسرے کے خلاف پروپیگنڈہ کرنے پر لگا دیتے ہیں۔ پھر ان لیڈروں کو سپورٹ کرنے والے سارے جاہل نہیں بلکہ وہ پڑھے لکھے اور خود کو بہت سمجھدار سمجھنے والے ہیں، جو دینی معاملات میں ائمہ کرام کی تقلید، طریقت سے وابستگی اور حق جماعت اہل سنت کے ساتھ وابستگی کو جہالت و تنگ نظری سمجھتے ہیں اور خود اپنا حال یہ ہے کہ اپنے لیڈر کے متعلق ساری کرپشن ثابت ہونے کے باوجود تجاہل عارفانہ کا ارتکاب کرتے ہوئے اور اس کو کامل مرشد کی طرح اپنا راہنما سمجھتے ہیں۔

ان اندھے جیالوں کی اپنے لیڈروں سے اندھی وابستگی کا اندازہ اس سے لگائیں کہ پچھلے دور کے حکمران نواز شریف نے قادیانیوں کو بھائی کہا، ہندوؤں کے پاس جاکر ان کے مذہبی تہوار میں شرکت کی اور ہندوؤں کا جنت میں جانا بھی جائز کہہ دیا، غازی ملک ممتاز قادری کو پھانسی دی اس کے علاوہ اربوں روپے ہڑپ کرکے، ملک کے ساتھ غداری کی لیکن آج بھی ان کے جیالے اس حقیقت سے نظریں چراتے ہیں۔ ملک ممتاز قادری کو جب نواز شریف نے صدر ممنون حسین پر زور دے کر ممتاز قادری کا کیس اوپن کرواکر اسے پھانسی دلوائی تو ان کے سپورٹروں کا کہنا تھا کہ اس میں نواز شریف کا کیا قصور یہ تو کورٹ نے کیا ہے۔ اب جب عمران خان کی حکومت میں کورٹ نواز شریف کو جیل میں ڈالا تو کبھی چیف جسٹس کو بُرا بھلا کہا تو کبھی اب عمران خان کو گالیاں دیتے ہیں، اب یہ نہیں کہتے کہ عمران خان کا کیا قصور یہ تو کورٹ کا فیصلہ تھا۔

یہی حال عمران خان کا ہے کہ آسیہ کو رہا کرواکر باہر کے ملک فرار کروادیا اور خود بھولا بن کر کہتا ہے کہ اس میں حکومت کا کوئی ہاتھ نہیں اس کو رہا تو کورٹ نے کیا ہے، لیکن جب نیب نے مسلم لیگ کے لیڈروں کو پکڑا تو فورا میڈیا پر آکر اپنے نمبر بنانا شروع ہوگیا کہ یہ میرا کمال ہے۔ اب ان سے کوئی پوچھے کہ یہ سب تو نیب نے کیا ہے عمران خان کا اس میں کیا ہاتھ ہے؟

آج عمران خان کی حکومت نیب کے ہر فیصلے کو درست مان رہی ہے جیسے نواز شریف اور اس کے سپورٹر اپنے دور میں کورٹ کے فیصلوں کو درست مانتے تھے۔ عمران خان کی حکومت کے بعد جب اسی نیب نے تحریک

انصاف کی کرپشن پر گرفت کرنی ہے تو انہوں ہی نے نیب کی مذمت کرنا ہے۔ کیونکہ عمران کے ساتھ جو لیڈر وابستہ ہیں وہ کونسے ایماندار حاجی نمازی ہیں، ایک بڑی تعداد وہی وزراء بنی ہوئی ہے جس نے پچھلی حکومتوں میں بر سر اقتدار آکر ملک کا ستیاناس کیا تھا۔ فواد چوہدری جو پرویز مشرف اور آصف زرداری کا حمایتی رہا ہے اور تاریخ کا بڑا لوٹا ہے، آج تحریک انصاف میں شامل ہو کر آئے دن بکواسات کر کے ذلیل وخوار ہوتا ہے، کل اس نے کسی اور تحریک کے ساتھ مل کر عمران خان کی مذمت کرنی ہے۔

اس مضمون کو لکھنے کا مقصد یہ ہے کہ جب تک ہماری عوام اپنے ووٹ کا صحیح استعمال نہ جانے گی اور حق و باطل، دین وبے دینی، وفاوغداری میں فرق نہیں کرے گی، منو کی طرح اپنے لیڈروں کی ایک آدھ اچھی بات کو ہی دلیل بنا کر ان کو ووٹ دیتی رہے گی، یہ ملک اسی طرح برباد ہوتا رہے گا اور بے دین وغدار بھولی عوام کی اندھی تقلید سے فائدہ اٹھاتے رہیں گے۔ ہمیں یہ سوچنا ہو گا کہ کونسا لیڈر دین دار ہے، قرآن وحدیث پر عمل پیرا ہونے والا، ناموس رسالت کا محافظ اور ختم نبوت کا پاسبان ہے، ایماندار، محب وطن کون ہے اور بے دین سیکولر لبرل ذہن رکھنے والا، قادیانی نواز، انگریزوں کا غلام کون ہے۔ جب تک ہم یہ معیار نہیں بنائیں گے زرداری، نواز شریف اور عمران خان جیسے لوگ اسی طرح بر سر اقتدار آکر لوٹ مار اور دین فروشی کرتے رہیں گے اور فواد چوہدری جیسے بے دین، لوٹے لوگ دین وعلماء کے خلاف زہر اگلتے رہیں گے اور قادیانی، سیکولر ولبرل لوگ ان لیڈروں اور حرام خور اینکروں کے ذریعے ہماری اور ہماری آنے والی نسلوں کا دین وایمان خراب کرتے رہیں گے۔

ملک کی ترقی کنٹینروں میں تقریریں کرنے اور عوام کو تبدیلی کا سبز باغ دکھا کر، بر سر اقتدار آتے ہی گستاخ رسول آسیہ کی پشت پناہی کر کے، قادینوں کی سپورٹ کر کے کبھی نہیں آنی بلکہ اللہ عزوجل کا عذاب ہی آنا ہے۔

ترقی تب ہی آئے گی جب دین دار، قرآن وسنت کے پابند سیاسی لیڈر، ایماندار افسران، محب وطن لوگ کرسیوں پر بیٹھ کر اپنی خدمات سر انجام دیں گے اور یہ سب اسی وقت ممکن ہے جب ہم لوگ ووٹ ڈالتے وقت لیڈروں کے دین اور ان کی وطن سے وفا کر مد نظر رکھیں۔ ہماری اولین ترجیح دین ہونی چاہیے اور سیاسی لیڈروں میں دینداری دیکھنا چاہیے کہ جو اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نہ ہوا وہ کبھی بھی ملک وعوام کا وفادار نہیں ہو سکتا۔ ہمیں ان لیڈروں کی ایک آدھ اچھی بات کو چھوڑ کر ان کے مکمل کردار کو دیکھنا چاہیے۔ اندھی محبت وعقیدت

میں ان کے ناجائز و حرام افعال کی تاویلات کر کے خود گناہ گار نہیں ہونا چاہیے۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے "حبك الشيئ يعمى ويصم "ترجمہ: شے کی محبت تجھے اندھا اور بہرا کر دے گی۔

(مسند احمد، باقی حدیث ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ ،جلد45،صفحہ533،حدیث27548،مؤسسة الرسالة،بیروت)

سیاسی لیڈروں سے اندھی محبت کی ایک نحوست یہ دیکھی گئی ہے کہ ان کی پارٹی کے ممبران جو مرضی گستاخی کریں، کفر بکیں، گستاخوں کو سپورٹ کریں، بے حیائی، سیکولرازم کو فروغ دیں یہ لوگ حضور علیہ السلام کی محبت میں اپنی پارٹی کے ممبران کی مخالفت نہیں کریں گے،ان کی عقیدت اپنے لیڈروں سے اس طرح برقرار رہتی ہے، لیکن جب ان لیڈروں کی کرپشن ثابت ہونے پر ان کو سزا ملے تو یہ سراپا احتجاج بنتے ہوئے روڈوں پر نکل آتے ہیں۔آپ غور فرمالیں کہ فواد چوہدری جیسے بے باک شخص نے کئی مرتبہ علماء کرام کے خلاف بکواس کی، عمران خان نے صحابہ کرام کے متعلق نازیبا الفاظ کہے،عامر لیاقت نے اپنی پارٹی کے خلاف بولنے پر بلاول بھٹو کے متعلق کفریہ جملہ بولا ،لیکن مجال ہے کہ کسی تحریک انصاف کے ممبر یا سپورٹر نے اپنے ان لوگوں کی مذمت کی ہو۔ایسے لوگوں کو غور کرنا چاہیے کہ بے دینوں اور غدار لیڈروں سے محبت کا کہیں یہ انجام نہ ہو کہ ملک بھی برباد ہو، دنیا بھی نہ سنورے اور آخرت میں ان لیڈروں کے ساتھ حشر ہو۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں "المرء مع من احب "ترجمہ: آدمی کا حشر اس کے ساتھ ہو گا جس سے محبت رکھتا ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب البر والصلة والآداب، باب المرء مع من احب، جلد4،صفحہ2032،حدیث2640، دار إحياء التراث العربي، بیروت)